حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ پر اعتراض کا جواب

مجیب: ابوالحسن ذاکر حسین عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1277

تاریخ اجراء: 27ربیع الثانی1444ھ/23نومبر2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے بد دعا کی ہے، ایسا حدیث میں موجود ہے۔ کیا یہ بات درست ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جس حدیث کو لے کر اعتراض کیا جاتا ہے، وہ حدیث یہ ہے۔" عن أبي حمزة القصاب، عن ابن عباس، قال: كنت ألعب مع الصبيان، فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فتواريت خلف باب، قال فجاء فحطأني حطأة، وقال: «اذهب وادع لي معاوية» قال: فجئت فقلت: هو يأكل، قال: ثم قال لي: «اذهب فادع لي معاوية» قال: فجئت فقلت: هو يأكل، فقال: «لا أشبع الله بطنه» "ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ: میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، میں دروازے کے پیچھے چھپ گیا، کہا: آپ آئے اور میرے دونوں شانوں کے درمیان اپنے کھلے ہاتھ سے ہلکی سی ضرب لگائی (مقصود پیار کا اظہار تھا) اور فرمایا: جاؤ، میرے لیے معاویہ کو بلالاؤ۔ میں نے آپ سے آکر کہا: وہ کھانا کھا رہے ہیں۔ آپ نے دوبارہ مجھ سے فرمایا: جاؤ، معاویہ کو بلالاؤ۔ میں نے پھر آکر کہا: وہ کھانا کھا رہے ہیں، **تو آپ نے فرمایا: اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے۔** (صحیح مسلم، باب من لعنه النبی علیه الصلوۃ والسلام۔۔الخ، ج04، ص2010، حدیث نمبر:2604، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

اس کے جوابات:

اس سے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی شان پر کوئی اعتراض واقع نہیں ہوتا کہ:

اولا: اہل عرب میں اس طرح کے کلمات رائج ہیں مثلاً تیری ناک خاک آلود ہو، تیری ماں تجھ پر روئے وغیرہ ذلک ان سے مقصود بد دعا نہیں بلکہ محبت کا اظہار ہوتا ہے۔

ثانیا: بظاہر بد دعا نظر آنے والے یہ کلمات حقیقت میں ان کے لئے دعا تھے کہ احادیث طیبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی کہ "اللھم انما انا بشر فای المسلمین لعنته او سببته فاجعله له زکوٰۃ و اجراً "، ترجمہ: اے اللہ! میں ایک بشر ہوں، پس میں جس مسلمان پر لعنت کروں یا اسے برا کہوں (اور وہ اس کا اہل نہ ہو) تو تو اس کے لئے اسے طہارت اور اجر کا سبب بنادے۔ (صحیح مسلم، ج 2، ص 323، مطبوعہ: قدیمی کتب خانہ کراچی)

اسی طرح کی ایک حدیث پاک صحیح مسلم شریف سے مزید ملاحظہ کیجیے!

"حدثني أنس بن مالك، قال: كانت عند أم سليم يتيمة، وهي أم أنس، فرأى رسول الله صلى الله عليه وسلم اليتيمة، فقال: «آنت هيه؟ لقد كبرت، لا كبر سنك» فرجعت اليتيمة إلى أم سليم تبكي، فقالت أم سليم: ما لك؟ يا بنية قالت الجارية: دعا علي نبي الله صلى الله عليه وسلم، أن لا يكبر سني، فالآن لا يكبر سني أبدا، أو قالت قرني فخرجت أم سليم مستعجلة تلوث خمارها، حتى لقيت رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم: «ما لك يا أم سليم» فقالت: يا نبي الله أدعوت على يتيمتي قال: «وما ذاك؟ يا أم سليم» قالت: زعمت أنك دعوت أن لا يكبر سنها، ولا يكبر قرنها، قال فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم، ثم قال: **"يا أم سليم أما تعلمين أن شرطي على ربي، أني اشترطت على ربي فقلت: إنما أنا بشر، أرضى كما يرضى البشر، وأغضب كما يغضب البشر، فأيما أحد دعوت عليه، من أمتي، بدعوة ليس لها بأهل، أن يجعلها له طهورا وزكاة، وقربة يقربه بها منه يوم القيامة"** ترجمہ: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا جو ام انس ہیں، ان کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی، **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو فرمایا تو تو وہی ہے تو بڑی ہو گئی ہے، تیری عمر بڑی نہ ہو۔** وہ یتیم لڑکی روتی ہوئی حضرت ام سلیم کے پاس گئی، حضرت ام سلیم نے پوچھا: اے بیٹی! تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے میرے لیے دعائے ضرر کی ہے کہ: میری عمر زیادہ نہ ہو، اب میری عمر ہرگز زیادہ نہ ہوگی، یا کہا اب میرا زمانہ زیادہ نہیں ہوگا۔ حضرت ام سلیم جلدی سے دوپٹہ اوڑھتی ہوئی نکلیں، حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے ملیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ان سے پوچھا: اے ام سلیم! کیا بات ہے؟ حضرت ام سلیم نے عرض کیا: اے اللہ عزوجل کے نبی علیہ الصلوۃ والسلام! کیا آپ نے میری یتیم لڑکی کے خلاف دعائے ضرر کی ہے؟ آپ نے پوچھا: اس سوال کا کیا سبب ہے؟ حضرت ام سلیم نے عرض کیا: وہ کہتی ہے کہ آپ نے دعا کی ہے کہ اس کی عمر زیادہ نہ ہو، یا فرمایا اس کا زمانہ زیادہ نہ

ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ہنس پڑے۔ پھر آپ نے فرمایا: اے ام سلیم! کیا تم کو یہ علم نہیں ہے کہ میں نے اپنے رب عزوجل سے یہ عہد لیا ہے کہ میں ایک بشر ہوں، جس طرح بشر راضی ہوتے ہیں، میں بھی راضی ہوتا ہوں اور جس طرح بشر غصہ ہوتے ہیں، میں بھی غصہ ہوتا ہوں، میں اپنی امت میں سے جس غیر مستحق کے لیے دعائے ضرر کروں، اس دعا کو اس کے لیے پاکیزگی، رحمت اور ایسا قرب بنادے جس کے ساتھ وہ قیامت کے دن اللہ عزوجل کے قریب ہو۔ (صحیح مسلم، باب من لعنہ النبی علیہ الصلوۃ والسلام۔۔الخ، ج04، ص2009، حدیث نمبر: 2603، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

اس واقعہ میں بھی آپ چونکہ بددعا کے اہل نہیں تھے تو یہ بددعا نہیں بلکہ آپ کے لئے دعا تھی جس کا اثر یہ ظاہر ہوا کہ آپ پہلے نہایت غریب تھے مگر پھر اللہ عزوجل نے آپ کو مالدار کر دیا حتی کہ آپ کے پاس سے حسنین کریمین کے لئے ہدایا یعنی تحائف جایا کرتے۔ لہٰذا اس حدیث سے آپ کی شان و عظمت ظاہر ہوتی ہے، آپ پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ تفصیل بیان کرتے ہوئے اپنی کتاب "امیر معاویہ پر ایک نظر" میں فرماتے ہیں: "معترض نے اس حدیث کو سمجھنے میں غلطی کی، کم از کم یہ ہی سمجھ لیا ہوتا، کہ جو اخلاق مجسم صلی اللہ علیہ وسلم، گالیاں دینے والوں، پتھر مارنے والوں کو بھی، بددعا نہیں دیتے، وہ محبوب رحمۃ اللہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم، اس موقع پر امیر معاویہ کو بلا قصور کیوں بددعا دیتے۔ کھانا دیر تک کھانا نہ شرعی جرم ہے، نہ قانونی، پھر سیدنا ابن عباس نے امیر معاویہ سے یہ کہا بھی نہیں، کہ آپ کو سرکار بلا رہے ہیں۔ صرف دیکھ کر خاموش واپس آئے، اور حضور سے واقعہ عرض کر دیا۔ پھر امیر معاویہ کا یہ قصور نہ خطا، اور حضور یہ بددعا دیں، یہ ناممکن ہے۔ اتنا غور کر لینے سے ہی اعتراض کرنے کی جراءت نہ ہوئی۔ اب اپنے اعتراض کا جواب سنو، محاورہ عرب میں اس قسم کے الفاظ پیار و محبت کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ ان سے بددعا مقصود نہیں ہوتی۔ اور اگر مان بھی لیا جائے، کہ حضور نے امیر معاویہ کو بددعا دی، تو بھی یہ بددعا، امیر معاویہ کے لیے دعا بن کر لگی۔ اسی دعا کا نتیجہ یہ ہوا، کہ اللہ تعالی نے امیر معاویہ کو اتنا، بھرا، اور اتنا مال دیا کہ انہوں نے سینکڑوں کا پیٹ بھر دیا۔ ایک ایک شخص کو بات بات پر لاکھوں روپیہ انعام دیئے، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے عہد لیا تھا، کہ مولی، اگر میں کسی مسلمان کو بلاوجہ لعنت یا بددعا کر دوں، تو اسے رحمت، اجر اور پاکی کا ذریعہ بنا دینا۔" (ملخصا، امیر معاویہ پر ایک نظر، ص79 تا 80، مطبوعہ قادری پبلیشرز)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net